بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَمَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

پیشِ لفظ!

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اس بے بضاعت کو اس کتاب حیات القلوب جلد دوم مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کے اُردو ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور اس دینی خدمت کی تکمیل کا شرف بخشا جو جلد اوّل کتاب ہذا کے ترجمہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل ہو گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اس جلیل القدر اور کثیر الفوائد کتاب میں جناب سرورِ کائنات فخرِ آدمؑ و بنی آدم باعثِ خلقتِ عالم، پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے تمام و کمال حالات درج ہیں۔ ابتدائے خلقتِ نورؐ اور آپ کی ولادت باسعادت سے وفات حسرت آیات تک کے واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔ یعنی آپؐ کے اور آپؐ کے اہلبیت علیہم السلام کے نور کی خلقت، آپ کا نسب، آپ کے آباؤ اجداد میں جناب ہاشمؑ سے جناب ابو طالبؑ تک کے حالات اور اُن حضرات کی زندگی کے اہم واقعات، آنحضرتؐ کے متعلق پیشین گوئیاں، آپ کی ولادت، رضاعت، جناب ابو طالب کی آپ سے محبت اور جان سپارانہ حمایت، آنحضرتؐ کے اخلاقِ حسنہ اور خصائلِ حمیدہ، حضرتؐ کے معجزات بالتفصیل یعنی جمادات و نباتات و حیوانات و اجرام و سماوی وغیرہ وغیرہ سے متعلق معجزات، غزوات، معراج اور مباہلہ کے مکمل حالات، اصحاب اور اُمت کے فضائل، آپ کی تبلیغِ اسلام کی خوبیاں، آپ کے خاص خاص اصحاب یعنی جناب سلمان و ابو ذر و مقداد و عمار وغیرہم رضوان اللہ علیہم کے حالات، اُن حضراتؓ کی دینداری اور حمایت اہلبیتؑ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی روئیداد نہایت تشریح و تفصیل کے ساتھ مسطور و مرقوم ہیں۔

یہ کتاب صحیح اسلامی تعلیم و تبلیغ کا دفتر ہے جو نہ صرف عام مومنین کی دینی معلومات کی ضامن ہے بلکہ اُن کی تہذیب و اخلاق، عادات و اطوار اور اعمال و کردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی ذمہ دار ہے بشرطیکہ خلوص سے عمل کیا جائے۔ یہ کتاب عام واعظین کے لیے خصوصاً صرف اُردو دان ذاکرین کے لیے ایک انمول تحفہ اور معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔

مجھے اپنی بے بضاعتی اور علمی سرمایہ کی کمی کا اعتراف ہے۔ میں نے احادیث کا صرف لفظی ترجمہ کر دینے پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اپنی اُردو زبان میں محاورات کے مطابق مفہوم ادا کرنے کی

حیات القلوب

جلد 2

صفحہ 1 سے 209

5/11

میرے کام کے پُورا کرنے میں پُوری کوشش سے کام لو۔ تکنا وُہ زہر آلود خنجر لے کر آمنہؓ کے پاس پہنچی۔ آمنہ نے اس کو انعام واکرام سے نوازش کی اور کہا آج تجھ کو دیر کیوں ہوئی، تیری ایسی عادت تو نہ تھی کہ تُو اتنی دیر مجھ سے جُدا رہے۔ تکنا نے کہا اے خاتون پریشانیوں نے گھیر رکھا ہے اگر آپ کی مہربانیاں مجھ پر نہ ہوتیں تو میری حالت بد سے بدتر ہوگئی ہوتی۔ آیئے میں اب آپ کو آراستہ کر دوں آمنہ اس کے پاس آکر بیٹھیں۔ تکنا نے آپ کے بالوں میں کنگھی کی۔ پھر وہی زہر آلود خنجر نکالا کہ اُن کو ہلاک کرے، باعجاز آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کو ایسا معلوم ہُوا کہ کسی نے اس کا دل پکڑ لیا اور ایک پردہ اُس کی آنکھوں کے سامنے پڑ گیا اور کسی نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا کہ خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اور اس خنجر سے واحسرتاہ کی آواز بلند ہوئی۔ جناب آمنہ نے پلٹ کر دیکھا تو خنجر نظر آیا۔ چیخ اٹھیں۔ عورتیں اُن کی آواز سُنکر ہر طرف سے دوڑ آئیں اور تکنا کو پکڑ لیا۔ پُوچھا اے ملعونہ! آمنہ کو کس خطا پر ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ اس نے کہا میں ان کو مار ڈالنا چاہتی تھی لیکن خدا کا شکر ہے جس نے اس بلا کو ان سے دفع کر دیا۔ آمنہ تو سجدہ میں جُھک گئیں، عورتوں نے اس سے اس فعل شنیع کا سبب دریافت کیا تو اس نے زرقاء کا پورا قصہ بیان کیا۔ اور کہا زرقاء کو پکڑو قبل اس کے کہ تمہارے قابُو سے نکل جائے۔ یہ کہتے ہی اس کی جان نکل گئی۔ یہ بات فوراً ہی مشہور ہوگئی اور بنی ہاشم کے چھوٹے بڑے سب آن پہنچے۔ زرقا کی حرکت معلوم کر کے اس کی تلاش میں ہر طرف دوڑ پڑے۔ ابو طالبؑ نے مکّہ میں منادی کرا دی کہ زرقاء منحوس کو گرفتار کرو وُہ باہر نہ جانے پائے۔ اس ملعونہ کو بھی یہ خبر مل گئی۔ اور وُہ مکّہ سے بھاگ کر نکل گئی۔ اہل مکہ ہر طرف اس کی تلاش میں پھرتے رہے، مگر کہیں سُراغ نہ ملا۔ سطیح کو جب یہ حال معلوم ہوا اپنے غلاموں کو حکم دیا تو وُہ اس کو لے کر آئے۔ سطیح اس کو اپنے ساتھ لے کر شام کی طرف چلا گیا۔ جناب آمنہ برابر بشارت آمیز آوازیں ارض وسما سے سُنا کرتی تھیں اور جناب عبداللہ سے بیان کیا کرتی تھیں۔ عبداللہ ان کو تمام باتیں پوشیدہ رکھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آمنہ کو حمل کی گرانی بالکل معلوم نہ ہوتی تھی۔ جب ساتواں مہینہ شروع ہوا جناب عبدالمطلبؑ نے عبداللہ کو بُلایا اور فرمایا آمنہ کے یہاں ولادت کا زمانہ قریب ہے اور ہمارے پاس اتنا سامان نہیں ہے کہ اُس نومولود کا عقیقہ وولیمہ شایانِ شان ہو سکے۔ لہٰذا مدینہ جاکر تمام چیزیں خرید لاؤ۔ جناب عبداللہ حسب الحکم مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں رحمتِ الٰہی سے ملحق ہوئے۔ اہل مکہ کو معلوم ہوا تو تمام مکّہ والے ان کے غم میں روئے۔

اس کے بعد قطب راوندی نے اور بہت سے معجزات جن میں بیشتر ذکر کیئے جاچکے ہیں تحریر کیئے ہیں۔ اگرچہ کتاب انوار اور کتاب شاذان دُوسری حدیثوں کی تمام کتابوں کے مقابلہ میں اعتبار و وثوق میں ہم پلہ وہم درجہ نہیں ہیں تاہم چونکہ یہ حالات ومعجزات معتبر حدیثوں کی تائید میں تھے اس لیئے لِکھے گئے، اور اکثر بخوفِ طوالت وتکرار ساقط کر دیئے گئے۔

چوتھا باب

آنحضرتؐ کے ایّام رضاعت ونشوونما سے لیکر بعثت کے زمانہ تک کے حالات اور وُہ معجزات جو آنحضرتؐ سے ظاہر ہوئے

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دُودھ نہ اُترا کہ حضرتؐ نوش فرماتے۔ حضرت ابو طالبؑ نے اُن کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اُس میں دُودھ پیدا کر دیا۔ جبتک کہ حلیمہؓ سعدیہ کا انتظام نہ ہُوا اور آنحضرتؐ اُن کے سپُرد نہ کیئے گئے حضرتؐ اسی طرح دُودھ پیتے رہے۔

دُوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جناب امیر علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ دُختر حمزہؓ سے آنحضرتؐ کا عقد کرنے کا مشورہ کیا گیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ شاید تم لوگوں کو نہیں معلوم کہ وُہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کیونکہ آنحضرتؐ اور جناب حمزہؓ نے ایک عورت کا دُودھ پیا تھا۔

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ پہلی مرتبہ کنیز ابو لہب کا جو آزاد کر دی گئی تھی حضرتؐ نے دُودھ پیا اس کے بعد حلیمہؓ سعدیہ کا۔ آنحضرتؐ حلیمہؓ سعدیہ کے پاس پانچ سال تک رہے۔ حلیمہؓ نے پہلے حمزہؓ کو بھی دُودھ پلایا تھا۔ جب حضرتؐ کی عمر نو سال کی ہوئی ابو طالبؑ کے ہمراہ شام کی جانب تشریف لے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ اس وقت بارہ برس کے تھے۔ اور حضرتؐ جب جناب خدیجہؓ کی طرف سے بغرض تجارت شام گئے تھے، تو پچیس برس کے تھے۔

نہج البلاغہ میں جناب امیر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے ایک بلند مرتبہ فرشتہ کو مقرر کیا جو ہر وقت آنحضرتؐ کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کو مکارم آداب ومحاسن اخلاق پر قائم رکھتا تھا[1] اور میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہوتا تھا جس طرح کوئی بچّہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے گھُومتا رہتا ہے۔ حضرتؐ ہر روز میرے واسطے اپنے اخلاق کا ایک علَم بلند فرماتے اور مجھ سے ارشاد فرماتے کہ اس کی پیروی کرو اور ہر سال ایک عرصہ تک حضرت حرا کے پہاڑ میں قیام فرماتے میرے سوا کوئی ان کو نہیں دیکھتا تھا جب

[1] یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک فرشتہ آنحضرتؐ کو اخلاق کی تعلیم دے جبکہ آنحضرتؐ کی تسبیح وتقدیس سے فرشتوں نے تسبیح وتقدیس کرنا سیکھا تھا جیسا کہ اسی کتاب کے شروع میں آنحضرتؐ کے نوُر کی خلقت کے تذکرہ میں بیان ہُوا ہے ممکن ہے اسکا یہ مطلب ہو کہ وُہ فرشتہ ہر وقت آنحضرتؐ کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔ ۱۲ (مترجم)